

# زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے



صاحب تصانیف کثیرہ، محدث بہاولپوری  
حضرت علامہ مولانا مفتی  
علیہ الرحمۃ  
محمد فیض احمد اویسی رضوی



بسم الله الرحمن الرحيم  
الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين ﷺ

# زیارت رسول صلی اللہ کے مجرب وظیفے

تصنیف  
حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحديث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،  
حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجے تاکہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کی کوپرا کر سکیں۔

faizahmedowaisi011@gmail.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين والصلوة الكاملة التامة والسلام لتام كما يحب ويرضى ربنا على سيدنا  
ومولانا محمد رحمة للعالمين سيد المرسلين خاتم النبيين وعلى اله واصحابه اجمعين في كل  
مقام وحين وعلى اولياء ملته الطاهرين وعلماء امة الكاملين.

اما بعد! فقير اویسی غفرلہ نے زیارت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ”تحفة الصلحاء فی زیارة النبی  
فی الیقظة والرؤیا“ لیکن وہ صرف دلائل پر مبنی تھی اس کے بعد دوسری کتاب ”هدایہ الفحول فی زیارة الرسول“  
لیکن وہ ضخیم تھی اب اس کا خلاصہ کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ، بروز ہفتہ

بہاول پور۔ پاکستان

☆.....☆.....☆.....☆

بزم فیضان اویسیہ

www.Faizahmedowaisi.com

﴿مقدمہ﴾

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سابق دور میں ایک گمراہ گروہ نے انکار کیا لیکن دورِ حاضرہ میں کسی بھی فرقہ کو انکار نہیں  
لیکن اس لوازمات سے انکار ہے تو گویا انہیں اصل زیارت سے بھی انکار ہے مگر تاحال زیارت سے تو منکر نہیں ہوئے  
البتہ اس کے لوازمات سے منکر ضرور ہیں۔

**لوازمات زیارت:** حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت حقیقی زندہ ہیں، اگر معاذ اللہ بقول مخالفین مر کر مٹی  
ہو گئے ہوتے تو زیارت کیسی جبکہ زیارت کا لازمہ ہے کہ جس نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو یقین کرے  
ختمی مرتبت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو مکہ و مدینہ میں تریسٹھ سال کی پاکیزہ و مقدس زندگی گزار کر اب گنبد خضراء میں



پردہ نشین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد کے حالات سے باخبر ہیں ورنہ زیارت کا کیا معنی جب کسی کو اپنے ملاقاتی کا بھی پتہ نہ ہو تو اس کی ملاقات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بیشمار خوش قسمتوں کو بیداری اور خواب ہر وقت ہر آن مختلف علاقہ جات میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی اگر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر نہیں تو ہر وقت ہر آن ہر جگہ زیارت کیسی؟

یہ کیفیت نوری ذات کی ہو سکتی ہے ورنہ عام کثیف جسم تو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باختیار ہیں جہاں چاہیں جب چاہیں تشریف لے جائیں۔

**اہل سنت زندہ باد:** اہل اسلام کا مسلم قاعدہ ہے کہ ”الْأَمْرُ بِالشَّيْءِ أَمْرٌ بِلَوَازِمِهِ“ جب شے ثابت ہوگئی تو اپنے لوازمات سمیت ثابت ہوگئی۔ کوئی شخص سورج کو تو مانے لیکن اس کی روشنی کا انکار کرے اسے پاگل کہا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ماننے والے کو مذکورہ بالا مسائل کو ماننا پڑیگا۔

**فیصلہ:** اہل سنت اور مخالفین کے درمیان فیصلہ کن یہی زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہے اس کی آسان صورت یہی ہے کہ چند مخلصین پاکباز پرہیزگار چند ایام فقیر کے بیان کردہ درودوں میں سے ایک درود کو تنہائی میں بشرائط معلومہ پڑھیں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ہونے پر درود حاضرہ کے ٹڈی دل مذاہب کا استفسار کریں اس سے حقیقت کھل جائے گی جو حقیقی زندگی نہیں سمجھ سکتے۔

**قاعدہ:** کسی شے کا نہ سمجھنا اس کے عدم وجود کو مستلزم نہیں مثلاً: ہم ماہیت روح کو نہیں سمجھ سکتے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ ہم اس کے وجود کا انکار کر دیں ایسے ہی ہمارا شہداء کی حیات کا عدم شعور ان کی حقیقت حیات کو مستلزم کیوں؟

**مسئلہ:** حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر حال سے باخبر ہیں اسے علم کلی سے تعبیر کریں یا حجابات کے ارتفاع کی وجہ سے ہر ایک کے قریب اور حاضر و ناظر سمجھیں اس کی تحقیق فقیر کی مبسوط کتاب ”تفريح الخواطر فی تحقیق الحاضر و ناظر“ المعروف ”دلوں کا چین“ پڑھیں۔ سر دست چند حوالہ جات عرض کر دوں تاکہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مشتاق کسی غلط انسان کے بہکانے سے زیارت عظمیٰ کی دولت سے محروم نہ ہو جائے۔

یاد رہے کہ یہ قرب و بعد یہ اونچ نیچ عالم خلق ہے عالم آخر ایسی قیود سے پاک ہے۔ ملک الموت، منکر نکیر، حضرت جبریل و دیگر ملکوتی مخلوق بلکہ ہماری ارواح عالم امر سے ہیں۔ ان کے لئے قیود مذکورہ کا تصور نہیں آ سکتا تو ان سب کے



آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہم و گمان کیوں؟

”کان لا یجلس بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بین ابی بکر احد فجاء رجل يوماً فاجلسه علیہ الصلاة والسلام بینہما فعجب الصحابة من ذلك فلما خرج قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا یقول فی صلاتہ علی اللہم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ او نحو هذا ذکرہ“.

(سعادة الدارين فی الصلاة علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثانی فیما ورد فی فضل الصلاة والتسليم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحادیث النبویة الخ، صفحہ ۷۳، دار الفکر بیروت) یعنی شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق کے درمیان بیٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے۔ جب وہ چلا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا امتی ہے جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہُ“.

**فائدہ:** اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی ”تفسیر عزیزی“ میں زیر آیت ”وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا“ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے کیونکہ وہ نورِ نبوت سے ہر دین دار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی سے رکا ہوا ہے لہذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے نیک و بد عملوں کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی)۔

اسی لئے امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ:

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

**زیارت کا قاعدہ ۱:** اس سعادتِ عظمیٰ سے مشرف ہونے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مختلف اشکال اور صورتوں میں دیکھتے ہیں تو یہ ان کی اپنی استعدادِ صلاحیت کی وجہ سے ہے قلب کی نورانیت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصلی صورت اور بے مثال خداداد حسن و جمال کے ساتھ دیکھا جائیگا۔ آئینہ میں بعض



اوقات رنگ زرد نظر آتا ہے اور بعض اوقات تو یہ آئینے کا زنگار کا قصور ہے اصل ذات وہی ہے اور صفات کے بدلنے سے ذات نہیں بدلتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی صورت میں دیکھا جائے تو ذات مقدس وہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور اس سے برحق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا گیا ہے۔

**قاعدہ ۲۵:** کثرت درود شریف سے بھی زیارت ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین قدس سرہ نے فرمایا کہ اہل محبت کو چاہیے کہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال سے ہیشگی کرے یہاں تک کہ وہ جانِ جہان صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والے راستوں میں سے قریب تر راستہ درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ درود پاک کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ناممکن ہے بلکہ ایسا شخص ہمیشہ حجاب میں رہے گا اور اسے سالکانِ راہِ بُرا، جاہل اور پاگل کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ یہ دربارِ الہی سے بے خبر ہے۔

اسی لئے حضرت قطب العلماء والا ولیاء ابوالموہب حضرت امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ درود کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالت بیداری میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام حاضر ہوتے ہیں اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ میں بارے سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں۔

**حکایت محمد بن سعید رحمہ اللہ:** حضرت امام سخاوی اور دوسرے محدثین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات جب سونے کے لئے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کو پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں اپنے بالا خانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پورا کر کے سو گیا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے سرکار کی تشریف آوری سے سارا بالا خانہ روشن ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ذرا تو اپنے اس منہ کو آگے کر جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تاکہ میں اس کو چوموں۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ آپ کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ گھبراہٹ سے میری آنکھ



کھل گئی میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اس کی بھی آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے کئی روز تک آتی رہی۔

**مولانا فیض الحسن رحمہ اللہ:** مولانا فیض الحسن سہارنپوری درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔

**فائدہ:** یہ صرف اس لئے کہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت سے مشرف فرمایا ہوگا۔

(جذب القلوب، مطالع المسرات)

**مصنف دلائل الخیرات:** محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو دلائل الخیرات کے مصنف ہیں آپ خدا کی عبادت کے لئے چودہ برس تک حجرہ میں رہے۔ پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے باہر نکلے اور مریدوں کی تربیت فرمانی شروع کر دی۔ آپ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی اور آپ کا ذکر آفاق عالم میں شہرت حاصل کر گیا۔ آپ سے بڑی بڑی خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے فضائل عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے۔ آپ کے مرید بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھے جنہوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کئے۔ آخر حضرت نے اس دارِ ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔ آپ کو بلادِ سوس کی مسجد کے وسط میں جو اسی لئے بنائی گئی تھی دفن کیا گیا آپ کے وصال کے ۷۷ سال بعد آپ کی نعش مبارک کو مراکش میں منتقل کیا تو آپ کو ایسا ہی پایا گیا جیسے دفن کئے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے کا کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور داڑھی مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تھا جیسا انتقال کے وقت تھا کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزار مراکش میں ہے قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اور مزار شریف پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھا جاتا ہے اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

**فائدہ:** ایسی خوشبودر حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنفس نفیس زیارت سے مشرف ہونے کی وجہ سے ہوئی کیونکہ یہ صرف اور صرف ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ:

جس راہ چل گئے ہیں کو چے بسا دیئے ہیں



**قاعدہ ۳:** جن خوش نصیبوں کو بیداری یا خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا ان کے واقعات کو پڑھنا سننا اور دل پر تصور جمانا کہ انہیں یہ دولت بے مانگے نصیب ہوئی تو یہ فقیر بھی تو آپ کا ایک امتی ہے اگر توجہ کرم ہو جائے تو کیا بعید ہے۔ اس موضوع پر فقیر کی تین کتابیں قابل مطالعہ ہیں۔

☆ ”ہدایۃ الفحول“

☆ ”تحفۃ الصلحاء“

☆ ”زائرین مدینہ“

انہیں سے چند واقعات عرض کر دوں قسمت کی یادوری ہو تو بعید از الطاف نہیں کہ شاید فقیر اور بھی کسی کے طفیل نوازا جائے۔

**ابوالموہب شاذلی قدس سرہ** حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ محمد ابوالموہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ علماء وفضلاء میں سے اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور بکثرت خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتے۔ خود فرماتے ہیں میں نے دربارِ رسالت میں عرض کیا کہ مجھے جو آپ کی زیارت باسعادت ہوتی ہے لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس پر یقین نہ کرے گا یا اس میں تمہاری تکذیب کرے گا تو اس کی موت یہودیت یا نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں جامع کی چھت پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے اپنا دست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سنا وہ فرماتا ہے:

”وَلَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا“۔ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)

**ترجمہ:** اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

اور (یہ اس وقت فرمایا جبکہ) میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کر رہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورۃ اخلاص اور معوذتین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دو جس کی غیبت کی گئی ہے۔ ایک اور دفعہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مولا و آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سوتے وقت ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پانچ مرتبہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ“ پانچ مرتبہ پڑھ کر ”اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِيْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَّ مَالًا“ پڑھو تو میں تمہارے پاس تشریف لاؤں گا اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں



کی سفارش کرو گے میں نے عرض کیا یا رسول کس عمل کی بدولت مجھے یہ اکرام حاصل ہوا ہے۔ فرمایا یہ اعزاز تجھے اس درود کی برکت سے حاصل ہوا جس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔

(الطبقات الكبرى للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنہم سیدی الشیخ محمد أبو المواہب

الشاذلی، جلد ۲، صفحہ ۶۶، مطبوعہ مصر)

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے درود شریف جلدی میں پڑھا تا کہ اپنے ورد کو جو ایک ہزار تھا پورا کروں تو امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ“ ترتیل اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہو تو جلدی میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا کہ جو میں نے ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طریقہ سے تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول اور آخر میں درود شریف تامہ پڑھ لیا کرو اگرچہ بار بھی پڑھو اور فرمایا کہ صلوٰۃ تامہ یہ ہے:

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ“

(الطبقات الكبرى للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنہم سیدی الشیخ محمد أبو المواہب

الشاذلی، جلد ۲، صفحہ ۶۶، مطبوعہ مصر)

یہی محمد ابو المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ      وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

(پس ہمارے علم کا انتہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کی نسبت صرف یہی کافی ہے کہ آپ انسان ہیں اور تمام مخلوقات سے افضل ہیں)

کہنے لگا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام مخلوق پر افضلیت پر کوئی دلیل نہیں۔

میں نے کہا حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوق پر افضلیت کے متعلق امت کا اجماع ہے مگر اس نے نہ مانا۔



میں نے اپنے نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ جامع از ہر کے منبر کے پاس دیکھا آپ نے مجھے دیکھ کر ”**مرحباً بحبینا**“ فرمایا پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقعہ کے متعلق علم ہے۔ سب نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بد بخت کا زعم ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یعنی آپ ہی سب سے افضل ہیں فرمایا فلاں بد بخت کا عقیدہ ہے کہ میری افضلیت پر اجماع منعقد نہیں ہوا وہ یہ نہیں جانتا کہ معتزلہ کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قاذح (عیب چیں، طعنہ کرنے والا) نہیں۔

ساتھ ہی فرمایا کہ وہ بد بخت اول تو زندہ نہیں رہے گا اگر زندہ رہا بھی ذلت و رسوائی کی زندگی گزارے گا۔

(الطبقات الكبرى للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنہم سیدی الشیخ محمد أبو المواہب

الشاذلی، جلد ۲، صفحہ ۶۶، مطبوعہ مصر)

حضرت شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مصرعہ ”**فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ**“ کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص آپ کی حقیقت سے نا آشنا ہے اس کا آپ کے متعلق انتہائی علم یہ ہے کہ آپ بشر ہیں ورنہ آپ کی روح قدسی اور قالب نبوی اس سے ورا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے تو نے صحیح مطلب سمجھا ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا وہ منہ کرو جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو ہزار بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ نے میرے منہ پر بوسہ دیا۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وقت زیارت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو نیاز مند آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے کیا یہ اس شخص کے لئے جو حضور قلب سے پڑھے۔ فرمایا نہیں بلکہ ہر درود خواں کے لئے ہے البتہ جو بلا حضور قلب سے پڑھے تو اس کے لئے پہاڑوں کے مانند فرشتے یعنی بہت فرشتے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حق میں طلب مغفرت کرتے ہیں اور جو حضور قلب سے پڑھتا ہے تو اس کا ثواب اللہ عز و جل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا:

”محمد بشر لا کالبشر بل هو یاقوت بین الحجر“

پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری



اور ان لوگوں کی جنہوں نے تمہارے ساتھ اس شعر کو پڑھا ہے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے اس کے بعد آپ وقت وصال تک اس شعر کو محفل میں پڑھتے رہے۔

حضرت شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں (بلکہ زندہ ہوں) میری موت کا مطلب ان لوگوں کے لئے جو دانش مند نہیں ہیں محض پردہ پوشی ہے مگر جو دانش مند ہیں میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں۔ (بلکہ وہ ایسا دیکھتے ہیں کہ آنکھ بھی نہیں جھپکتی)۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنہم سیدی الشیخ محمد أبو المواہب)

الشاذلی، جلد ۲، صفحہ ۶۸، مطبوعہ مصر

**رسول نما بزرگ:** حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں کہ حضرت سید حسن دہلوی ملقب بہ رسول نما تھے۔ دو ہزار روپیہ لے کر زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کرتے تھے۔

**فائدہ:** یہ بزرگ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ تھے۔ جنہیں ہمارے پیرانِ پیر خواجہ حافظ عبدالحق قادری اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح سینکڑوں سال بعد کو عالم بیداری میں سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سے نوازا (دو ہزار روپیہ لینا اپنے لئے نہیں فقراء و مساکین کی ضرورت پوری کرنے اور زیارت کی قدر و منزلت بحال رکھنے کے لئے تھا)۔

**شف:** حاجی امداد اللہ مہاجر کی لکھتے ہیں کہ مولانا قلندر بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبِ حضوری بزرگ ہو گزرے ہیں، بڑی کثرت سے انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار نصیب ہوتا، ایک مرتبہ حج پر تشریف لے گئے، اس زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اونٹ کی سواری میسر ہوتی تھی۔ آپ ایک سواری پر سوار ہوئے جسے ایک نو عمر بچہ چلا رہا تھا، اس کی کسی غفلت کی وجہ سے غصہ آ گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا، بس اتنا کرنے کی دیر تھی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار و زیارت بند ہو گئی، پریشان و دکھی ہو کر مارے مارے پھرتے رہے، تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ سید زادہ ہے اہل بیت سے تعلق رکھتا ہے، شہر مدینہ کا رہنے والا ہے اسے طمانچہ مارنے کی وجہ سے آقا ناراض ہو گئے، دیدار بند ہو گیا، ہر عالم بزرگ، صوفی و عارف کے پاس گئے، معافیاں مانگیں و ظیفے کیے لیکن معافی نہ ملی بالآخر ایک بزرگ کی صحبت میں گئے زار و قطار روتے اور تڑپتے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا، انہوں نے بھی صاف جواب دے دیا کہ اس رکاوٹ کا دور ہونا مشکل ہے، البتہ انہوں نے راہنمائی فرمائی ایک مجذوبہ، عارفہ ولیہ مائی ہے جو ہر روز در اقدس پر حاضری دیتی ہے، ایڑیاں اٹھا اٹھا کر گنبد خضریٰ کو اپنی نگاہوں میں سماتی ہے، ادب



کا عالم یہ ہے کہ گنبد خضریٰ کی طرف پشت کر کے نہیں چلتی، بڑی کاملہ و متصرفہ ہے، اس کی خدمت میں جاؤ شاید تمہاری یہ رکاوٹ اور مسئلہ حل ہو جائے، ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی پریشانی بیان کی کہ غلطی سے ایک سید زادے کو طمانچہ مار دیا ہے، نتیجتاً دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہو گیا ہوں کوئی سبیل کیجئے، خدارا میرے حال پر کرم کریں، میرا یہ سلسلہ بحال کرادیں اور آقا سے معافی لے کر دیں، وہ مجذوبہ عارفہ مائی جلال میں آگئی، گنبد خضریٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگی دیکھ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سامنے کھڑے ہیں، یوں حالت بیداری میں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو گیا۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کروائی تھی مگر کچھ مفید نہ ہوا تھا۔

**فائدہ:** اس سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سادات کرام کی تعظیم و تکریم سے خوش اور توہین و ہتک سے ناراض ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا کے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت سامنے اور حاضر ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بھولی بھالی شکل ہوتے ہیں صیاد بھی ”**ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفته باشد**“ اس قاعدہ کا اختتام حضرت عارف جامی قدس سرہ کی درد بھری کہانی پر ختم کرتا ہوں۔

**عارف جامی کی درد بھری کہانی:** مولوی زکریا کاندھلوی نے کہا جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ برس کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب سے یہ کتاب پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔

**ملا جامی کا ایک عجیب و غریب قصہ** ﴿قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ و اعلیٰ اللہ مراتبہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ (حاکم ہمدانی) نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے



ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد (شک) نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی (نظر کی کمزوری) اور امراض کی وجہ سے مراجعت (کتابوں کے دیکھنے) کتب سے معذوری ہے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد (دوری) نہیں۔

سید احمد رفاعیؒ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ ”فضائل حج“ کے حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطیؒ کی کتاب ”الحاوی“ سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضہ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔

(فضائل اعمال، جلد اول، فضائل درود شریف، پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات میں، صفحہ ۶۲ و ۶۳، ناشر ادارہ دینیات نزد مہاراشٹر کالج، بیلاس روڈ، ممبئی سینٹرل، ممبئی)۔

جیسا کہ فقیر اویسی غفرلہ کی کتاب زائرین مدینہ میں درجنوں بلکہ سینکڑوں واقعات مذکورہ ہیں۔  
مذکورہ بالا قصہ کہہ کر پھر مولوی زکریا کاندھلوی نے کہا کہ:

مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت اشرف علی صاحب کے جلیل القدر خلفاء ہیں جس کی وجہ سے عشق نبوی کا جذبہ جتنا ہو محل (صحیح) ہے اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرمائیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرمایا اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائیگا۔

### ﴿مثنوی مولانا جامی رحمة الله تعالى عليه﴾

ترحم یا نبی اللہ ترحم	زمہجوری برآمد جان عالم
زمحرومان چراغافل نشینی	نہ آخر رحمة للعالمینی
چونرگس خواب چند از خواب برخیز	زخاک اے لالہ سیراب برخیز



برو آور سراز بردیمانی	کہ روئے تست صبح زندگانی
شب اندوہ مارا روز گردان	ز رویت روز ما فیروز گردان
بہ تن در پوش عنبر بوئے حامہ	بسر بر بند کافوری عمامہ
فرود آویزاز سر گیسوان را	فگن سایہ بیا سرو رواں را
اویم طائفے نعلین پاکن	شراک از رشتہ جان ہائے ماکن
جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند	چو فرش اقبالِ بابوس تو خواهند
ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ	بفرق خاکِ رہ بوساں قدم نہ
بدہ دستی زپا افتادگان را	بکن دلداریے دل دادگان را
اگرچہ غرق دریائے گناہم	فتادہ خشک لب بر خاک راہم
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے	کنی بر حال لب خشکان نگاہے
خوشاکز گردہ سویت رسیدیم	بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
بمسجد سجدہ شکرانہ کردیم	چراغت راز جاں پروانہ کردیم
بگردِ روضہ ات گشتیم گستاخ	دلم چون پنجرہ سوراخ سوراخ
زدیم از اشک ابر چشم بے خواب	حریم آستان روضہ ات آب
گہے رفتیم زان ساحت غبارے	گہے چیدیم زو خاشاک و خارے
ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم	وزیں بر ریش دل مرہم نہادیم
بسوئے منبرت رہ بر گرفتیم	ز چہرہ پایہ اش در زر گرفتیم
زمحرابت بسجدہ کام جستیم	قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
ہرستوں قدر است کردیم	مقام راستان درخواست کردیم
ز داغ آرزویت بادلِ خوش	زدیم از دل بہر قندیلِ آتش
کنوں گرتن نہ خاکِ آن حریم ست	بحمد اللہ کہ جاں آن جامقیم ست
بخود درماندہ ام از نفس خود رائے	ببیں درماندہ چندیں بخشائے



اگر نہ بود چو لطف دست یارے      زدست مانیا بدھیچ کارے  
 قضامی افگند از راه مارا      خدارا از خدا درخواہ مارا  
 کہ بخشد از یقین اول حیاتے      دہد آنگہ بکاروین ثباتے  
 چو ہول روز رُستاخیز خیزد      بآتش آبروئے مانہ ریزد  
 کند با این ہمہ گمراہی ما      تراذن شفاعت خواہی ما  
 چو چوگان سرفگندہ آوری روی      بمیدان شفاعت اُمتی گوی  
 بحسن اہتمامت کار جامی      طفیل دیگران یا بدتمامی

**ترجمہ از:** حضرت اسد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم، خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ۔

☆ آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب (مرنے کے قریب) ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسولِ خدا! نگاہ کرم فرمائیے اے ختم المرسلین! رحم فرمائیے۔  
 ☆ آپ یقیناً رحمۃ اللعالمین ہیں۔ ہم حراماں (بدقسمت) نصیبوں اور ناگامان قسمت سے آپ کیسے تغافل (غفلت، بے پروائی) فرما سکتے ہیں؟

☆ اے لالہ (ایک قسم کا سرخ پھول) خوش رنگ! اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خوابِ زر گسیں (ایک قسم کا پھول جس کو شاعر لوگ آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں) سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے۔

**اے بسرا پردہ یثرب بخواب خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب**

☆ اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکال لیے کیونکہ آپ کا روئے انور صبحِ زندگانی ہے۔  
 ☆ ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروز مندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔  
 ☆ جسم اطہر پر حسبِ عادت عنبر بیز (عنبر کی خوشبودار) لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کا فوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔  
 ☆ اپنی عنبر بارو مشکیں (مشک کی خوشبودار) زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر و جسم انور کا سایہ تھا لہذا گیسوئے شگوں (رات کی طرح) کا سایہ ڈالئے)۔

☆ حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین پہنیے اور ان کے تسمے (جو تے میں چمڑے کی پٹی) اور پٹیاں ہمارے



رشتہ جاں (سانس لینے کا سلسلہ) سے بنائے۔

☆ تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ (راستے بچھاتے ہوئے) کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمیں کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆ حجرہ شریف یعنی گنبد خضرا سے باہر آ کر صحنِ حرم میں تشریف رکھیے راہِ مبارک کے خاکِ بوسوں (زمین چومنے والا) کے سر پر قدم رکھیے۔

☆ عاجزوں کی دستگیری، بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

☆ اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سر تا پا غرق (سر سے پاؤں تک ڈوبنا) ہیں لیکن آپ کی راہِ مبارک پر تشنہ (پیا سا) و خشک لب پڑے ہیں۔

☆ آپ ابر رحمت ہیں شایانِ شانِ گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک بار نگاہِ کرم ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامیؒ یہاں سے زمانہ گذشتہ کی زیارتِ مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں حضرت اسد اللہ کارِ حجان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی۔

☆ ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردِ راہ (راستے کا غبار) سے آپ کی خدمتِ گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم

☆ مسجدِ نبویؐ میں دو گانہ شکر ادا کرتے، سجدہ شکر بجالاتے، روضہٴ اقدس کی شمعِ روشن کا اپنی جانِ حزیں (غملین جان) کو پروانہ بناتے۔

☆ آپ کے روضہٴ اطہر اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہ ہائے (چوٹ) عشق اور وفور (زیادتی، کثرت) عشق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

☆ حریمِ قدس اور روضہٴ پر نور کے آستانہٴ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

☆ کبھی صحنِ حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک (کوڑا کرکٹ) کو دور کرنے



کی سعادت حاصل کرتے۔

☆ گو (اگرچہ) گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس سے مردک چشم (آنکھ کی پتلی) کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گوش و خاشاک زخموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اس کو جراحتِ دل (دل کا زخم) کے لئے مرہم بناتے۔

☆ آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرے سے ملن ملن کر زریں (قیمتی) و طلائی (سنہری) بناتے۔

☆ آپ کے مصلائے مبارک و محراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلیٰ میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشکِ خونیں سے دھوتے۔

☆ آپ کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبے کی درخواست و دعا کرتے۔

☆ آپ کی دل آویز (دل بھانے والا) تمناؤں کے زخموں اور دل نشیں آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قدیل کو روشن کرتے۔

☆ اب اگرچہ میرا جسم اُس حریمِ انور و شہستانِ اطہر (پاکیزہ خواب گاہ) میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

☆ میں اپنے خود ہیں (متکبر، گھمنڈی) و خود رائے (کسی کی نہ ماننے والا) نفسِ امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بے کس کی جانب التفات فرمائیے اور بخشش کی نظر ڈالیے۔

☆ آپ کے الطافِ کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضوِ معطل (بیکار) و مفلوج (ناکارہ) ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

☆ ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم و راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدا را ہمارے لئے خداوندِ قدوس سے دعا فرمائیے۔

☆ (یہ دعا فرمائیے) کہ خداوندِ قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

☆ جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالکِ یومِ الدین، رحمن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔



☆ اور ہماری غلط روی (غلط چال چلن) اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔

☆ ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگاں کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

☆ آپ کے حسن اہتمام اور سعی جمیل (بہترین کوشش) سے دوسرے مقبول خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم      بداں را بہ نیکاں بخجشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ و برکت سے اُلٹا سیدھا ترجمہ ختم ہو گیا۔

صبح ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

(فضائل اعمال، جداول، فضائل درود شریف، پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات میں، صفحہ ۶۳ تا ۶۸، ناشر ادارہ دینیات نزد مہاراشٹر اکادمی، بیللاس روڈ، ممبئی سینٹرل، ممبئی)۔

**فوائد:** فقیر اُسی غفرلہ نے بھی بچپن سے واعظین سے یہی واقعہ سنا لیکن تاحال اس کا حوالہ نہیں ملا۔ واقعہ کی صحت میں تو شک نہ رہا کہ اسے مخالفین و موافقین نے تسلیم کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عشاق اور ان کے عشق کے مراتب سے خوب واقف ہیں وہ جہاں بھی ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دور کی نزاکت سے باخبر ہیں۔ سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۵۵ھ میں اور دیگر ادوار میں مختلف مشائخ کو روضہ اقدس کی حاضری کے وقت کھلم کھلا زیارت سے نوازا لیکن عارف جامی قدس سرہ کے زمانہ میں کسی مصلحت کے پیش نظر ایسے فرمایا۔

**آداب زیارت:** زیارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے۔ ونعم ما قیل:

ایں سعادت بزورِ بازو نیست      تانہ بخشد خدائے بخشنده

یعنی یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرتِ درود شریف اور کمال اتباع سنت و غلبہ محبت پر



اس کا مراتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت و رحمت ہے عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب ہجر ہو تب۔

**أُرِيدُ وَصَالَهُ وَيُرِيدُ هَجْرِي فَاتْرُكْ مَا أُرِيدُ لِمَا يُرِيدُ**

**ترجمہ:** اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والی کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔

**قال العارف الشيرازی**

**فراق وصل چہ باشد رضائے دوست طلب کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے**

عارف شیرازی فرماتے ہیں کہ فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔

اس سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی کیا خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورت زائر معنایٰ مجبور اور بعض صورت مجبور جیسے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معنایٰ قرب سے سرور تھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے جیسے ابو جہل و دیگر کفار مشرکین اور منافقین۔ اسی لئے زیارت ہو جائے تو زہر ہے نصیب ورنہ اپنی کوتاہیوں کو مد نظر رکھ کر سرخم کر کے راضی برضاء ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں محبوب کریم نے ہماری بہتری کو مد نظر رکھ کر اس سے بڑھ کر کسی اور عطا و انعام کا ارادہ فرمایا ہو۔

[www.Faizahmedowaisi.com](http://www.Faizahmedowaisi.com)

**انتباہ:** اگر زیارت نصیب ہو جائے تو ہر ایک کو نہ بتاتا پھرے بلکہ کسی کے سامنے ظاہر بھی نہ کرے ورنہ پھر زیارت نہ ہوگی۔

**چند آداب:** ☆ دل میں شوق زیارت کا غلبہ اور سچی طلب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنتوں کے اتباع کا اہتمام اور خلاف سنت سے احتراز ضروری ہے۔

☆ طہارت ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال ہو۔

☆ اخلاق ذمیرہ، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، حسد، بغض، تکبر سے پرہیز کیا کریں۔



☆ اول حلال وصدق مقال کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بلا ضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں اور خوشبو کا استعمال کیا جائے اور بدبودار چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

☆ وظیفہ کرتے اور اس کے لئے سونے کے وقت مخصوص کپڑے ہوں جو سفید اور صاف ستھرے ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی زیارت سے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہی فیضیاب ہوئے جس کی بدولت ان کا درجہ اولیاء اللہ سے بڑھ کر ہے خواہ وہ کتنے ہم عظیم المرتبت اور بلند و بالا ہوں ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت نور باطن و تصفیہ قلب کی وجہ سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جدوجہد سے بعض اعمال کے ذریعے سے مفامی طور پر یہ سعادت پاتے ہیں۔

### قومے بجد و جہد گرفتند وصل دوست

یعنی قومیں اپنی کوشش محنت سے وصل یار سے ہمکنار ہو جاتی ہیں۔

اس سلسلہ کے چند مجرب اعمال لکھے جاتے ہیں:

**آداب وظائف زیارت:** چونکہ زیارت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وظائف درود و سلام پر مشتمل ہیں اسی لئے یہاں بھی آداب بجالائیں جو عموماً درود شریف کے متعلق آداب مشہور ہیں یہاں چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ درود شریف میں سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ ”در مختار“ میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اسی لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی عین ادب ہے۔

☆ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی عین ادب ہے۔

☆ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک و صاف رکھے، خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے۔

☆ درود شریف میں بالتبع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و ازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہیے۔

☆ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے مگر با وضو پڑھنا عین ادب ہے اور نور علی نور ہے بالخصوص زیارت کے مشتاق کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ غسل کر کے درود وظیفہ کا آغاز کرے ورنہ وضو تو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھے۔

**ازالۂ وہم:** بعض بدقسمتوں نے یہاں تک بھی لکھ دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے افسوس ہے

کہ آداب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ قلوب سے اتارا جا رہا ہے۔ ایک وہ وقت کہ حضرت سلطان محمود غزنوی، سلطان عالمگیر اور ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اسم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے وضو ہو کر زبان پر لانا گوارا نہ کرتے بلکہ



اولیاء اللہ کا توفیق مشہور تھا کہ:

ہزار بار بشویم زبان بمشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

یعنی مشک و گلاب سے ہزار بار مرتبہ منہ دھوؤں پھر بھی آپ کا نام لینا کمال بے ادبی ہے۔

**بہترین طریقہ:** طالب و مشتاق زیارت کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو

دو زانو بیٹھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کرے اور یہ خیال کرے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ و سلام عرض کر رہا ہوں۔ نہایت تعظیم اور ہیبت و جلالت شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر حیا سے آنکھیں جھکائے رکھے اور یقین رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں: ”واللہ جلیس من ذکرہ“۔ یعنی اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارک کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء و ادب سے صلوٰۃ و سلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔ یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ و سلام پڑھتا رہو یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرا درود و سلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضور دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہو۔ خواہ تکلف سے استحضار کرے عنقریب ہی تیری روح اس سے الف پذیر ہو جائے گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے آنکھوں سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا اور حضور سے عرض و معروض کرے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور ایسا نہ کرنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرے اور اس حالت میں تو مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا صلوٰۃ و سلام بے روح جسم ہوگا کیونکہ ہر نیک عمل جو بندہ کرے جب وہ حضور دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو شخص طہارت سے درجہ ذیل درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ یہ سعادت زیارت پائے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے:



”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ“

**فائدہ:** اس کے لئے طاق دفعہ کا ہونا اور ذیل کے درود کا اضافہ افضل ہے۔

موصوف نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ درود شریف پڑھے گا مجھے خواب میں دیکھے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ

جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔

پانچ جمعہ تک جو پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ضرورت مشرف ہوگا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ“

**درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہ:** آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو امام الانبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔

www.Faizahmedowaisi.com

**انتباہ:** اگر زائرین کے نصیب میں ہوگا تو تین جمعہ نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

**درود شریف آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف (ہند):**

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ“

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے درود شریف کے خواص و فضائل بہت لکھے ہیں خصوصاً زیارت واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب ہے اگر کوئی شب جمعہ کو باطہارت بحضور قلب ایک ہزار درود شریف پڑھے تو جمال و کمال



حضرت سید عالم سے مشرف ہوگا جو کوئی اس کو صبح و شام سو بار پڑھے کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا اور روزی اس کی فراخ ہوگی اور جملہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

**وظیفہ شیر ربانی:** حضرت میاں شیر محمد شو قپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تمنا کی تو آپ نے فرمایا: نمازِ عشاء کے بعد چار سو بار درود شریف خضریٰ **”صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّم“** پڑھ کر کسی سے کلام کئے بغیر سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ تم کو گوہر مقصود مل جائے گا اس کا میں نے آٹھ روز تک یہ عمل کیا اور گوہر مقصود پالیا۔ (خزینہ معرفت)

**حضرت شبلی قدس سرہ کا وظیفہ:** امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد قدس سرہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان کو دیکھ کر حضرت ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے ان سے معاف کیا، ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی مجنوں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو سید المرسلین کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھ کو رحمۃ اللعالمین کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دیکھا کہ شبلی (قدس سرہ) حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد **”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ“** پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ **”صَلَّى اللّٰهُ عَلٰیكَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلٰیكَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلٰیكَ يَا مُحَمَّدُ“** پڑھتا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت **”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ“** پڑھتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاة)

(وعقبها، صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲)

**فائدہ:** آج کل اہلسنت کے اکثر فدا یانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے۔

جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ۲۵ بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک



ہزار بار پڑھے ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ انشاء اللہ وہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا۔ (اس طرح تین جمعہ کرے)۔

جو شخص پاک بستر اور پاک کپڑوں میں غسل کر کے خوشبو لگا کر ذیل کی دعا پڑھ کر سویا کرے اسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ اَنْ تَرِیْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْهَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ رُّوْیَةً تَقْرُبُهَا عَیْنِیْ وَتَشْرُحُ بِهَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ وَتَفْرَجُ بِهَا كَرْبَتِیْ وَتَجْمَعُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلَى ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ“۔

**ترجمہ:** اے اللہ میں تجھ سے تیرے وجہ کریم کی بزرگی کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ زیبا کی زیارت نصیب فرما جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، سینہ کشادہ ہوں تنگیاں دور ہوں اور مجھے اور نبی کریم ﷺ کو بروز قیامت بلند درجات میں اکٹھا فرمانا اور پھر کبھی بھی جدائی نہ ہو اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

”شرعۃ الاسلام“ میں رکن الاسلام شیخ محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق ہو اس کو چاہیے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرے اور یہ دعا بھی پڑھتا رہے تو اس کی امید برآئے گی۔

”اَللّٰهُمَّ رَبِّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبِّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبِّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلُغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَا السَّلَامَ“۔

اے اللہ حرم کی حدود سے باہر اور حدودِ حرم کے رب، اے رکن و مقام کے رب پہنچادے ہمارے آقا و سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو ہماری جانب سے سلام۔

اور حضرت سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص پاک سبز کپڑے پہن کر سوئے اور سوتے وقت مذکورہ دعا پڑھے اور اپنے دائیں ہاتھ کا سر ہانہ بنا کر آرام کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پائے گا۔

”شرعۃ الاسلام“ میں سید علی زادہ لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز اور چار رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الضحیٰ، الم نشرح، انا انزلنا، اذ انزلت ایک ایک بار پڑھے۔ سلام کے بعد ایک سو بار استغفر اللہ، ایک سو بار درود شریف اور ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ“ یک صد بار پڑھے تو خواب



میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

**زیارت کا آسان طریقہ:** علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”حیوة الحیوان“ میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد با وضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت سے مدد فرماتا ہے اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے گی۔

**درود شریف:** ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَأَتْ قَلْبُهُ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنُهُ مِنْ جَمَالِكَ فَأَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُورًا مُوَيْدًا مَنْصُورًا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ“۔

**ترجمہ:** اے اللہ رحمت فرما سر دار محمد پر جس کا دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں پس ہو گئے آپ خوش و خرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل اصحاب پر خوب سلام بھیج اور اس پر اللہ کی حمد ہے۔

**فائدہ:** ”شرح المنہاج دمیری“ سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو عبد اللہ بن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سو بار زیارت کی آخری دفعہ عرض کی یا رسول اللہ آپ پر کون سا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔

**درود تاج شریف:** بہت سے اولیاء کرام کا آزمودہ اور مجرب ہے کہ اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہش مند ہو تو نوچندی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلا ناغہ گیارہ رات تک پڑھ کر سو جائے اور آدمی رات کے وقت با وضو ہو کر چالیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائش رزق کے لئے بعد نماز صبح کے یہ ہمیشہ وظیفہ جاری رکھے۔ (چونکہ درود تاج عام مطبوع مل جاتا ہے اسی لئے نہیں لکھا گیا۔ اویسی غفرلہ)۔

**درود فاتح:** ”اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِيَ إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمَقْدَارِهِ الْعَظِيمِ“۔



**ترجمہ:** اے اللہ رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر جو بندشوں کو کھولنے والے اور حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیرے سیدھے راستہ کے رہنما اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ان کی قدر اور مقدار عظیم کے مطابق۔

یہ درود شریف حضرت شیخ شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔ صاحب عمدۃ التحقیق فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے شیخ الشیخ عبدالقادر الحلی قدس سرہ نے خود فرمایا کہ جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے اور تو جس جگہ بھی ہو شیخ محمد البکری کے مزار کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہہ:

**يَا شَيْخَ مُحَمَّدٍ يَا ابْنَ أَبِي الْحَسَنِ يَا أَبَيْضَ الْوَجْهِ يَا بُكْرِي تَوَسَّلْتُ بِكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فِي قَضَائِ حَاجَتِي كَذَا وَكَذَا فَإِنَّهَا تُقْضَى وَهِيَ مُجَرَّبَةٌ**

یعنی یا شیخ محمد بکری میں اپنی فلاں حاجت کے پورا ہونے میں تجھے بارگاہ الہی میں وسیلہ بناتا ہوں تو وہ حاجت پوری ہوگی مجرب ہے۔

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عمر بھر میں اس درود شریف کو ایک دفعہ پڑھے گا تو دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جو شخص چالیس روز متواتر پڑھے گا تو اللہ رحمٰن و رحیم اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا اور جو شخص خمیس کی رات یا جمعہ یا پیر کو ایک ہزار دفعہ پڑھے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا مگر پڑھنے سے پیشتر عود کو سلگائے اور چار رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری میں سورہ الزلزلة اور تیسری میں الکافرون اور چوتھی میں معوذتین دفعہ پڑھے۔

**آسان درود شریف: ”صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ“**

**پڑھنے کا طریقہ:** شب جمعہ دو رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار درود شریف پڑھے ہر شب اسی پر عمل کرے دوسرے جمعہ تک اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

**صلوۃ الخضر:** یہ نماز بزرگوں سے منقول ہے جس کو صلوة کہا جاتا ہے اور اس کو امام حافظ نسفی نے ”کتاب فضائل اعمال“ میں نقل کیا ہے کہ چار رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار، سورہ انا انزلنا دس



بار پڑھے اور رکوع سے پہلے پندرہ بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہے پھر رکوع میں تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کہنے کے بعد تین بار تسبیح مذکور کہے پھر قومہ میں کھڑے ہو کر تین بار تسبیح مذکور کہے پھر سجدہ میں تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہنے کے بعد پانچ بار تسبیح مذکور پڑھے۔ دونوں سجدوں کے درمیان تسبیح نہیں پڑھی جائے گی اس طرح سے باقی تین رکعتیں ادا کی جائیں۔ پھر سلام کے بعد سورۃ انا انزلنا دس بار پڑھ کر تسبیح مذکور ۳۳ بار پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

”جَزَى اللَّهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ“

حافظ نسفی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ صلوٰۃ پڑھے گا وہ ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

**دیگر:** بزرگان دین فرماتے ہیں کہ کسی بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں کو دو دو رکعت میں سلام میں پھیرتے رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا رہا کر، عشاء کے بعد بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ کر ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ سورۃ اخلاص، نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کرے جس میں سات مرتبہ استغفار، سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دعا پڑھے ”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا إِلَهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَا رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلَهَ يَا إِلَهَ يَا إِلَهَ“ اور پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑا ہو کر پھر یہی دعا پڑھے۔ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

(احیاء علوم الدین، الباب الثانی فی الاسباب المیسرة لقیام اللیل الخ، جلد ۱، صفحہ ۳۵۲)

**درود مشکل کشا:** ”اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيلَتِي أَدْرِكُنِي يَا رَسُولَ



اللہ۔

**ترجمہ:** اے اللہ صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے سردار پر بیشک میرے حیلے تنگ ہو گئے ہیں یا رسول اللہ میری امداد فرما۔

**فوائد:** شیخ احمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مفتی دمشق علامہ حامد آفندی عمادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دمشق کے بعض وزیروں نے مجھے گرفتار کرنا چاہا اس وجہ سے میں نے رات بڑی پریشانی میں گزاری۔ میں نے خواب میں اپنے آقا و مولا سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس کو پڑھو اللہ تعالیٰ سختی و مصیبت کو دور فرمادے گا۔ میں نے بیدار ہو کر اس درود پاک کو پڑھا تو اس کی برکت سے اللہ کریم نے میری سختی اور پریشانی دور فرمادی۔

ابن عابدین فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے شیخ محمد شاہ عرقہ قدس سرہ نے خبر دی ہے کہ مجھے ایک دفعہ کچھ پریشانی لاحق ہوئی میں راستہ چلتے ہوئے اس درود شریف کو بار بار پڑھنے لگا۔ ابھی سو قدم چلا ہوں کہ پریشانی دور ہو گئی اور خود ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں ایک فتنہ عظیم برپا ہوا میں نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو کی مقدار ہی پڑھا ہوگا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے۔

**درود اکبر:** شب جمعہ یا پنجشنبہ کو بعد از نماز عشا کے غسل اور وضو کر کے پوشاک پاک سفید پہنے اور خوشبو بھی بدن پر ملے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور مصلیٰ پر بیٹھ کر یہ درود شریف سات بار پڑھے بعد تمام کرنے کے اس جگہ پر سو جائے تو دیدار پر انوار ہوگا۔ (درود اکبر عام مطبوعہ مل جاتا ہے)۔

**پیر طریقت دیوبند کا وظیفہ:** حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیارت کا وظیفہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور ”الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ کی داہنے اور ”الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ“ کی بائیں اور ”الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ“ کی ضرب دل پر لگائے۔

(کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب، بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ، صفحہ ۶۱، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور دہنی طرف ”یا احمد“ اور بائیں طرف ”یا محمد“ اور ”یا رسول اللہ“ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔



( کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب، بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے کشف کا ذکر،

صفحہ ۴۵، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)۔

**فائدہ:** یہ تھا پیر و مرشد کا عمل اب دیوبند کے مفتیوں کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔ مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے یا رسول اللہ کہنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جو جواب دیا ملاحظہ ہو

**سوال:** درود وظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا جیسے ورد

یا حبیب اللہ اسمع قالنا

یا رسول اللہ انظر حالنا

خزیدی سہل لنا اشکالنا

اننی فی بحر ہم مغرق

**جواب:** ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب الایمان، ایمان اور کفر کے مسائل، صفحہ ۲۰۶، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)۔

**کچھ سمجھا آپ نے:** شیخ طریقت اور ربہر برحق نے زیارت کا قیمتی وظیفہ فرمایا لیکن مرید نے لکھ دیا کہ ایسی ندا و پکار مکروہ ہے۔ اس سے نتیجہ نکالے کہ مرشد جس بات کو ایمان بتاتے ہیں اسے مرید مکروہ کہتے ہیں۔ اب فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ مرشد کامل کی بات مانیں یا مرید کی۔

**سورۃ قریش کا ورد:** شب جمعہ جو شخص سورۃ قریش ایک ہزار بار پڑھ کر با وضو سو جائے اس کے سارے مقاصد پورے ہوں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا۔

**پیران پیر کے پیر و مرشد کی رباعی:** حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کے مندرجہ ذیل اشعار پانچ شب اول و آخر درود شریف درمیان اکتالیس بار پڑھے جائیں تو امید ہے کہ اس کو زیارت ہو جائیگی

بگو آن نازنین شمشاد مارا

نسیم جانبستان گزر کن

مشرف کن خراب آباد مارا

بہ تشریف قدوم خود زمانی

**درود شریف:** شیخ ادریس انصاری لکھتے ہیں کہ پہلے دو گانہ نفل ادا کرے سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پچیس بار سورۃ اخلاص پڑھے اس کے بعد اسی طرح قبلہ رخ بیٹھے ہوئے ستر بار یہ درود شریف پڑھا جائے تو مشتاق زیارت کا

اشتیاق پورا ہوگا۔ درود شریف یہ ہے:



”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِخَيْرِ أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ  
مَمْلَكَتِكَ وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَلَدِّ  
بِتَوْحِيدِكَ إِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ عَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُورِ  
ضِيَائِكَ صَلَاةً تَدُومُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ صَلَاةً تُرْضِيكَ  
وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ“.

**ننانوی درود اسماء نبویہ:** اسماء نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو با ترتیب ذیل پڑھنے سے زیارت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مَنْ اسْمُهُ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، محمد، احمد، حامد،  
محمود، قاسم، عاقب، فاتح، خاتم، حاشر، ماح، سراج، رشید، منیر، بشیر، نذیر، ہاد، مہد،  
رسول، نبی، طہ، یس، مزمل، مدثر، شفیع، خلیل، کلیم، حبیب، مصطفیٰ، مرتضیٰ، مجتبیٰ،  
مختار، ناصر، منصور، قائم، حافظ، شہید، عادل، حکیم، نور، حجة، برہان، البطحی، مومن،  
مطیع، مذکور المظ، امین، صادق، مصدق، ناطق، صاحب، مکی، مدنی، عربی، ہاشمی، تھامی،  
حجازی، ترازی، قریشی، مضری، امی، عزیز، حریص، رءوف رحیم، یتیم، غنی، جواد، فتاح،  
عالم، طیب، طاہر، مطہر، خطیب، فصیح، سید، منقی، امام، بار، شاف، متوسط، سابق، مقتصد،  
مہدی، حق، مبین، اول، اخر، طاہر، باطن، رحمة، محلل، محرم، امر، ناہ، شکور، قریب، منیب،  
مبلغ، طس، حم، حسیب، اولی، من عباد اللہ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ .

**حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ پاک کا تصور جمانا

کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت آنکھ اور دل کے سامنے ہو اور کچھ یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ  
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

**نوٹ:** یہ تصویر شیخ کی ایک عرصہ ورزش ہے اور جملہ سلاسل کے مشائخ اپنے منسلکین مریدین کو اس کی نہ صرف تلقین  
کرتے ہیں بلکہ عملی طور پر بارہا اس کی مشقیں کراتے ہیں اور مخلص مریدین اس کی مشق میں گھنٹوں گھنٹوں صرف کرتے



ہیں جس پر تصویرِ شیخ کا غلبہ ہوتا ہے وہ کامیاب سمجھا جاتا ہے اس کے صرف وہابی منکر ہیں۔ تصویرِ شیخ کے منکرین کا رد کرتے ہوئے۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد مجد الف ثانی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات شریف میں کہتے ہیں:

خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ رانوشته بودند کہ بعدے استیلا (غلبہ) یافتہ است کہ در صلوٰۃ آنرا مسجود خود میدان دومے بیند واگر فرضاً نقی میکند منتفی نمیگردد محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب ست۔

(مکتوبات امام ربانی، مکتوب سی ام (۳۰)، دفتر دوم، صفحہ (۷۰)، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک، کراچی)۔  
یعنی خواجہ محمد اشرف اپنے پیرومرشد حضرت امام مجد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ تصویرِ شیخ یعنی پیر کی شکل حاضر رکھنے میں اس قدر غلبہ ہے کہ نماز میں بھی لگتا ہے کہ صورتِ شیخ کو ہی سجدہ نظر آتا ہے۔ شیخ یعنی مرشد نے جواب لکھا کہ یہ دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبانِ حق کو اس دولت کی آرزو ہوتی ہے۔ تمام احوال میں صاحب رابطہ (مرشد کامل) کو اپنا ذریعہ جانیں اور تمام اوقات میں اس کی طرف متوجہ رہیں۔

اس کے برعکس وہابیہ اسے شرک سے تعبیر کرتے ہیں ایک وہابی سورہ یوسف کے ترجمہ میں لکھتا ہے کہ:

هندو آکھن نال اساڈے تسیں برابر بھائی

پوجا پاٹ دے اندر کوئی فرق نہ ذرا رائی

بت بنا کر اسیں ہاں تعظیم کریںدے

باطن بت تصور مرشد ہر دم تسیں رکھندیے

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صراطِ مستقیم میں تصویرِ شیخ کو بت پرستی بتاتا ہے۔ چنانچہ صراطِ مستقیم مطبوعہ مجتہائی میں لکھتا ہے کہ نماز میں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارک کا یہی تصور کر بیٹھے تو مشرک ہو جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ)۔

درحقیقت اس فتویٰ کا اجراء سید احمد بریلوی سے ہوا جب انہیں اپنے پیرومرشد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصویرِ شیخ کا حکم فرمایا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ بت پرستی ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ”تصور رسول نماز میں“ پڑھئے۔

**مشرک لوگ:** بفرض محال مذکورہ بالا فتویٰ مان لیا جائے تو تمام امت اس فتویٰ کی رو سے مشرک ٹھہرتی ہے۔



حضرت شاہ عبدالعزیز سے لے کر شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت معین الدین اجمیری اور مجدد الف ثانی، شیخ بہاؤ الدین نقشبند، شیخ شہاب الدین سہروردی و جملہ سلاسل طیبہ کے مشائخ اولیاء عظام و علماء کرام تصور کے عامل و قائل تھے۔ بہر حال تصور مستحکم کے بعد زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوتا ہے تجربہ کیجئے۔

**زائرین کے واقعات:** جن خوش بخت حضرات کو بیداری اور خواب میں حضور سرور کائنات، فخر موجودات، سرتاج عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا ہے ان کے واقعات پڑھنا سننا اور ان کی عملی زندگی اور سیرت پاک کے مطابق زندگی ڈھالنے سے بھی زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہو جاتا ہے۔

**سنت و شریعت کی پابندی:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قولی فعلی اور شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے فرائض و واجبات اور سنت کے علاوہ مستحبات پر کاربند رہنے پر شرف زیارت نصیب ہوتا ہے۔

**سادات کرام کی تعظیم و تکریم:** حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آل (بشرطیکہ سنی المذہب ہوں) کی تعظیم و تکریم اور ان کی خدمت اور دلجوئی اور رضائے قلبی سے بھی دولت دیدار نصیب ہوتی ہے۔

**آخری گزارش:** یہ دولت بے مانگے مل جایا کرتی ہے صرف قلب کی صفائی ضروری ہے۔ فقیر نے جتنے طریقے بتائے ہیں یہ کریم کے کرم و فضل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا حیلہ اور بہانہ ہے۔ اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفاء کرتا ہے۔ تفصیل مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب ”ہدایۃ الفحول فی زیارۃ الرسول“ اور ”تحفۃ الصلحاء“ کا مطالعہ کیجئے۔

آخری میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر سے ہدیہ کو قبول فرمائے اور اس کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو زیارت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ جائز تمناؤں پر کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور میرے لئے اسے توشہ راہ آخرت اور قارئین کے لئے موجب نجات بنائے۔ (آمین)۔

www.Faizahmedowaisl.com

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

ہذا آخر مرقمہ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بروز شنبہ ۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ / ۱۲، اکتوبر ۱۹۸۵ء

☆.....☆.....☆.....☆